اصول دین

* * تالیف * *

ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ

(متوفی: ۳۲۷ھ)

* * تحقیق وترجمہ: * *

ابو طاہر زبیر علی زئی رحمہ اللہ

(متوفی: ۱۴۳۵ھ)

مقدمہ

ابو معاویہ فصیح الدین حیدر آبادی

Tarjuma Roman Script

Hafez Mohammed Shahed

Published: By
SUBAI JAMIAT-E-AHLE HADEES TELANGANA.
(Regd. No. 434/2016).
22-4-368, inside Kotla Ali Jah, Charminar, Hyderabad,
Telangana, INDIA.
Phone: +91 9908602535

اصول دین

تالیف: أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي

رحمه الله (متوفي:٣٢٧ھ)

تحقیق وترجمہ : **ابوطاہر زبیر علی زئی** رحمہ اللہ (متوفي:١٤٣٥ھ)

مقدمہ: **ابومعاویہ فصیح الدین حیدرآبادی**

Tarjuma Roman Script

Hafez Mohammed Shahed

Published: By
Subai Jamiat-e-Ahle Hadees Telangana.
[Regd. No. 434/2016].
22-4-368, inside Kotla Ali Jah, Charminar, Hyderabad, Telangana, INDIA
Phone: +91 9908602535

فہرست

خطبہ مسنون.................................3

مقدمہ.......................................4

اصول دین..................................34

خطبہ مسنون

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَ(١)نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ، فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.(٢)

أَمَّابَعْدُ(٣): إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.(٤)

یعنی: بلاشبہ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد اور بخشش طلب کرتے ہیں، اور اپنے نفسوں کے شر سے اس کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

یعنی: حمد وصلوٰۃ کے بعد: بلاشبہ سب سے زیادہ سچی بات اللہ کی کتاب (قرآن الکریم) ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، اور بدترین کام وہ ہیں جنھیں (شریعت میں) اپنی طرف سے جاری کیا گیا ہے اور ہر ایسا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی کا انجام آگ (جہنم) ہے۔

---

(١) صحيح مسلم: كتاب الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة: ح٨٦٨، نسخه دارالسلام ح٢٠٠٨.
(٢) "إسناده صحيح" مسند الإمام أحمد بن حنبل: ج١ ص٣٠٢، ح٢٧٤٩.
(٣) صحيح البخاري: كتاب الجمعة: باب من قال في الخطبة بعد الثناء: أما بعد: ح٩٢٥.
(٤) "صحيح" سنن النسائي: كتاب صلاة العيدين: باب كيف الخطبة: ح١٥٧٨.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاة وَالسَّلَام عَلى سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَسَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وقَرَابَاتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَأَصْحَابِهِ السَّابِقِينَ الْأَوَّلِينَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ رَضِيَ الله عَنْهُم أَجْمَعِيْن عَن الآئمة التَّابِعين وَالْعُلَمَاء وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ: أَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٠٢ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠٣}. یعنی: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم ہر گز نہ مرو، مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمھیں اس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تمھارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

[سورة آل عمران ٣، آيت: ١٠٢- ١٠٣]۔

{اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ} اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ: «حق تقاته أن يطاع

فلا يعصى، وأن يشكر فلا يكفر، وأن يذكر فلا ينسى» **یعنی:** اس کی اطاعت کی جائے نافرمانی نہ کی جائے، اور اس کا شکر ادا کیا جائے ناشکری نہ کی جائے، اور اسے یاد رکھا جائے بھلایا نہ جائے۔ [كتاب الزهد والرقائق: تأليف: عبد الله بن المبارك رحمه الله (متوفي:١٨١هـ): باب التحضيض على طاعة الله عز وجل: ص٨ ح٢٢، نسخه الثاني: ص٥٤ ح٢٢، نسخة الثالث: ج١ ص١١٨ ح٢٠، وإسناد صحيح].

{وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ} اور تم ہرگز نہ مرو، مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ قرآن کریم میں دیگر متعدد مقامات پر بھی اس کی تفصیل آئی ہے جیسا کہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **{وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۳۲}**. یعنی: اور اسی کی وصیت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب نے بھی۔ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے تمھارے لیے یہ دین چن لیا ہے، تو تم ہرگز فوت نہ ہونا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان (فرماں بردار) ہو۔ [سورة البقرة ٢، آيت: ١٣٢].

حافظ عبد السلام بن محمد بھٹوی ﷾ لکھتے ہیں: **{الدِّيْنَ}** سے مراد یہاں اسلام ہے، کیونکہ پچھلی آیت میں ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے اسی دین کو اختیار کرنے کا ذکر ہے۔ مسلم ہونے کی حالت میں فوت ہونا اسی وقت ممکن ہے جب بندہ ہر وقت مسلم یعنی تابع فرمان رہے، کبھی کوتاہی ہو تو فوراً توبہ کرے، کیونکہ موت کسی بھی وقت آسکتی ہے۔ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنے اور اپنی اولاد سے متعلق آخری وقت مسلم ہونے کی بہت فکر رہتی تھی، کیونکہ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے «إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالخَوَاتِيمِ» [بخاري، كتاب القدر، باب: العمل بالخواتيم: ٦٦٠٧]

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا ہے: **{تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ}** [يوسف: ١٠١] ”مجھے مسلم ہونے کی حالت میں فوت کر اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے“۔ اگرچہ آخر وقت مسلمان ہونا بندے کے اختیار میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی سنت

یہی ہے کہ جو آدمی دلی لگاؤ کے ساتھ نیک وبد جو بھی راستہ اختیار کرتا ہے تو اور اس پر کاربند رہنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اسی کی توفیق دے دی جاتی ہے۔ دیکھیے، سورۃ لیل [٥ تا ١٠]. [تفسیر القرآن الکریم: ج١ص١١٦]۔

{وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ} اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑلو۔ اللہ کی رسّی قرآن الکریم ہے جیسا کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: «ألا وإني تارك فيكم ثقلين: أحدهما كتاب الله عز وجل، هو حبل الله، من اتبعه كان على الهدى، ومن تركه كان على ضلالة.. وأهل بيتي...» یعنی: دیکھو میں تمھارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ایک اللہ کی کتاب (قرآن) ہے، وہ اللہ کی رسّی ہے جس نے (اسے تھام کر) اس کی اتباع کیا وہ سیدھی راہ پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔ اور میرے اہل **بیت** ہے۔[صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ح٢٤٠٨، نسخه دارالسلام: ح٦٢٢٥-٦٢٢٨].

{وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ} اور سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑلو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔ اسی بارے میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی آخیری وصیت جیسا کہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان فرمایا ہے کہ: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس في حجة الوداع، فقال: «قد يئس الشيطان بأن يعبد بأرضكم ولكنه رضي أن يطاع فيما سوى ذلك مما تحاقرون من أعمالكم، فاحذروا يا أيها الناس إني قد تركت فيكم ما إن اعتصمتم به فلن تضلوا أبدا كتاب الله وسنة

نبيه صلى الله عليه وسلم، إن كل مسلم أخ مسلم، المسلمون إخوة، ولا يحل لامرئ من مال أخيه إلا ما أعطاه عن طيب نفس، ولا تظلموا، ولا ترجعوا من بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض» رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیا تو فرمایا: شیطان مایوس ہو گیا ہے کہ تمھاری زمین میں اس کی عبادت کی جائے لیکن وہ اس پر راضی ہے کہ اس کے علاوہ اُن اعمال میں اُس کی اطاعت کی جائے جنھیں تم حقیر سمجھتے ہو، پس اے لوگو! ڈر جاؤ میں تمھارے درمیان وہ چھوڑ کر جا رہا ہوں جسے اگر تم مضبوطی سے پکڑو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے: کتاب اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی سنت، ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور کسی آدمی کا مال اس کی خوشی اور مرضی کے بغیر حلال نہیں ہے، ظلم نہ کرو اور میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے پھرو۔ [المستدرك على الصحيحين للحاكم: كتاب العلم، باب فأما حديث عبد الله بن نمير، ج١ ص٩٣، سنخة الثاني: ج١ ص١٧١ ح٣١٨، نسخة الثالث: ج١ ص١٦٠-١٦١ ح٣١٨، حسن]-

امام ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: «وقد ضمنت لهم العصمة عند اتفاقهم من الخطأ، كما وردت بذلك الأحاديث المتعددة أيضا، وخيف عليهم الافتراق والاختلاف، وقد وقع ذلك في هذه الأمة فافترقوا على ثلاث وسبعين فرقة، منها فرقة ناجية إلى الجنة ومسلمة من عذاب النار، وهم الذين على ما كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه» یعنی: بہت سی روایتیں ایسی بھی ہیں جن میں ہے کہ اتفاق کے وقت وہ خطا سے بچ جائیں گے اور بہت سی احادیث میں نااتفاقی سے ڈرایا بھی ہے، ان ہدایات کے باوجود امت میں اختلافات ہوئے اور تہتر فرقے ہو گئے، جن میں سے ایک نجات پا کر جنتی ہو گا اور جہنم کے عذابوں سے بچ رہے گا اور یہ وہ لوگ ہیں جو اس پر قائم ہوں جس پر نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔

[تفسير القرآن العظيم المعروف بتفسير ابن كثير، ص٣٨٦-٣٨٧، نسخه الثاني: ج١ص٣٨٩، نسخة الثالث: ج٢ص٧٣، نسخة الرابع: ج٢ص٧٧، نسخه الخامس: ج٢ص٩٠، نسخة الآخر: ج٣ ص١٣٦]-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: {وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾} یعنی: اور بے شک یہ تمھاری امت ہے، جو ایک ہی امت ہے اور میں تمھارا رب ہوں، سو مجھ سے ڈرو، پھر وہ اپنے معاملے میں آپس میں کئی گروہ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، ہر گروہ کے لوگ اسی پر خوش ہیں جو ان کے پاس ہے[سورة المؤمنون ۲۳، آیت: ۵۲-۵۳]۔

حافظ عبد السلام بن محمد بھٹوی ﷾ لکھتے ہیں:(۱) {فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ} اصل دین تمام پیغمبروں کا ایک ہے، البتہ بعض وقتی احکام میں فرق ہو سکتا ہے۔ آدم عَلَیہِ السَّلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک سب کا دین اسلام ہے اور ان کے پیرو کار سب امت مسلمہ ہیں۔ جس کے چند بنیادی اصول یہ ہیں: (۱) توحید، یعنی عبادت صرف اللہ کی ہے، اس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں۔ (۲) قیامت، یعنی مرنے کے بعد سب کو اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے عمل کا بدلا پانا ہے۔(۳) اکل حلال، یعنی صرف حلال اور طیب کھانا کھانا ہے، حرام سے پوری طرح اجتناب کرنا ہے۔(۴) عمل صالح، یعنی ریا سے بچ کر خالص اللہ کے لیے رسول کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کرنا ہے۔ ہر پیغمبر یہی اصول دین لے کر آیا، مگر لوگوں نے اصول دین ہی میں اختلاف کرکے سیکڑوں فرقے بنا لیے، مثلاً پہلے اصل توحید کو لے لیجیے، صرف ایک اللہ کی عبادت اور اسی سے استعانت کی جگہ کسی نے پیغمبر کو رب بنا لیا، کسی نے احبار و رہبان کو، کسی نے تین رب بنا لیے، کسی نے وحدت الوجود کا عقیدہ نکال لیا کہ ہر چیز میں رب ہے۔ کسی نے کہا، فلاں اللہ کا بیٹا ہے، کسی نے کہا، فلاں اللہ کے نور میں سے جدا شدہ نور ہے۔ کسی نے کہا، اللہ تعالیٰ بزرگوں اور ولیوں میں اتر آتا ہے۔ کسی نے کہا، بزرگ ترقی کرکے رب بن جاتے ہیں۔ اللہ کے سوا کئی ہستیوں کو عالم الغیب اور مختار کل تسلیم کیا گیا۔ حتیٰ کہ انسان نے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا، اپنے نفع و نقصان کو پتھروں،

درختوں، مویشیوں، جن بھوتوں، قبروں اور آستانوں سے وابستہ کر دیا اور ان کے آگے سر جھکانے اور انھی سے مرادیں مانگنے لگا۔ پیغمبروں کی لائی ہوئی توحید پر بہت کم لوگ قائم رہے۔

دوسرا اصل قیامت پر ایمان ہے۔ بعض لوگوں نے دوبارہ جی اٹھنے ہی کا انکار کر دیا اور جنھوں نے اسے تسلیم کیا انھوں نے بھی اس کے تقاضوں کو نہ سمجھا۔ کسی نے کہا، ہم چونکہ انبیاءِ کی اولاد یا سادات ہیں، لہٰذا ہمیں عذاب کیسے ہو سکتا ہے؟ بعض لوگوں نے جبری سفارش کا عقیدہ وضع کر لیا کہ اگر فلاں مرشد کی بیعت کر لی جائے تو وہ شفاعت کر کے ہمیں چھڑا لیں گے۔ بعض نے یہی عقیدہ اپنے بتوں یا دیوتاؤں سے وابستہ کر لیا۔ نصاریٰ نے کفارے کا عقیدہ گھڑ لیا کہ مسیح عَلَیہِ السّلام ہم گناہ گاروں کے کفارے کے طور پر سولی چڑھ گئے، اب ان کے نام لیواؤں کے سب گناہ معاف ہیں۔ بعض پادری حضرات اس دنیا ہی میں لوگوں سے رقمیں بٹور کر انھیں معافی نامے جاری کرنے لگے اور بعض لوگوں نے عقیدہ گھڑا کہ اگر فلاں قبر کے بہشتی دروازے کے نیچے سے عرس کے دن گزرا جائے تو یقیناً نجات ہو جائے گی۔ سستی نجات کے ایسے سب عقیدے لغو اور باطل ہیں اور قرآن نے ایسے عقائد رکھنے والوں کو آخرت کے منکر یعنی کافر قرار دیا ہے۔

تیسرا اصل حلال و طیب کھانا تھا، اس میں بھی لوگوں نے افراط و تفریط کی راہ پیدا کر لی۔ راہبوں، جوگیوں اور بعض صوفیوں نے اپنے اوپر حلال اشیاء کو حرام قرار دے لیا اور بعض دوسروں نے حلال و حرام کی تمیز ہی ختم کر دی اور سود اور قوم لوط کے عمل جیسی حرام اشیاء کو، جنھیں ساری شریعتوں میں حرام قرار دیا جاتا رہا، حلال ثابت کرنے کی کوشش کی۔ بہت سے علماء و مشائخ، بتوں کے مہنتوں اور مقبروں اور مزاروں کے مجاوروں نے حلت و حرمت کے اختیارات خود سنبھال لیے۔ ایسے لوگوں کا تذکرہ قرآن مین متعدد بار آیا ہے۔

چوتھا اصل عمل صالح ہے، غالباً اس اصل میں شرک سے بھی زیادہ فرقہ بازی ہوئی، دین کے بعض اصولی احکام کو مسخ کر کے بدعی عقائد و اعمال شامل کر دیے گئے اور ان

باتوں کی اصل بنیاد حب جاہ ومال تھی۔ چنانچہ بے شمار سیاسی اور بدعی قسم کے فرقے وجود میں آگئے، ہر فرقے نے اپنے پیشوا کی بات انبیاء کی بات کی طرح حرف آخر قرار دے دی۔

گویا اس سادہ اور مختصر سی اصولی تعلیم سے اختلاف کر کے لوگ جو فی الحقیقت ایک ہی امت تھے، سیکڑوں ہزاروں فرقوں میں بٹتے چلے گئے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان میں سے ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور اپنے علاوہ دوسرے فرقوں کو دوزخ کا ایندھن سمجھتا ہے، حالانکہ یہ اصولی تعلیم آج بھی موجود ہے اور اگر کوئی شخص یا کوئی فرقہ تعصب سے بالاتر ہو کر راہ حق کو تلاش کرنا چاہے تو راہ حق آج بھی ایسی چھپی ہوئی چیز نہیں جس کا سراغ نہ لگایا جاسکتا ہو۔ (تیسیر القرآن از کیلانی رحمہ اللہ بتصرف)۔

(۲) {كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ} بہت خوش۔ یہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا لازمی نتیجہ ہے کہ جب کوئی شخص ہر حال میں اپنے گروہ کو قائم رکھنے پر اڑ جاتا ہے تو اس کے دل میں حقیقت کی تلاش کا جذبہ بھی ختم ہو جاتا ہے اور اسے اپنے دھڑے ہی کی ہر بات درست معلوم ہوتی ہے اور وہ اسی پر خوش رہتا ہے، خواہ کتنی غلط ہو اور دوسرے کی بات خواہ کتنی صحیح ہو اسے غلط معلوم ہوتی ہے۔ افسوس! مسلمان بھی خیر القرون کے بعد کتاب وسنت پر ایک جماعت رہنے کے بجائے فرقوں میں بٹ گئے۔ کچھ عقائدی فرقے، کچھ فقہی فرقے اور کچھ صوفی فرقے اور ہر ایک اپنے دھڑے پر اتنی سختی سے قائم ہے کہ اس کے مسلک کے خلاف قرآن مجید کی صریح آیت، یا رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث بھی پیش کی جائے تو وہ یہ کہہ کر اسے ماننے سے انکار کر دے گا کہ کیا ہمارے بڑوں کو اس کا علم نہ تھا؟ اور اب یہ حال ہو گیا ہے کہ شاید مسیح علیہ السلام ہی اس امت کو کتاب وسنت پر جمع فرما سکیں گے۔

[تفسیر القرآن الکریم: ج۳ص۳۳-۳۵]۔

قارئین کرام: آج ہر فرقہ اپنے جنتی ہونے کا دعویدار ہے؟ جیسا کہ یہودی اور عیسائی بھی جنتی ہونے کا دعویٰ کرتے تھے!

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: {وَقَالُوا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾}. **یعنی:** اور انھوں نے کہا جنت میں ہر گز داخل نہیں ہوں گے مگر جو یہودی ہوں گے یا نصاریٰ۔ یہ ان کی آرزوئیں ہی ہیں، کہہ دے لاؤ اپنی دلیل، اگر تم سچے ہو۔ [سورة البقرة ٢، آيت: ١١١]۔

رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جیسا کہ:

ابو عامر ہوزنی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہم ہم میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا: معاوية بن أبي سفيان، أنه قام فينا فقال: ألا إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فينا فقال: «ألا إن من قبلكم من أهل الكتاب افترقوا على ثنتين وسبعين ملة، وإن هذه الملة ستفترق على ثلاث وسبعين: ثنتان وسبعون في النار، وواحدة في الجنة، وهي الجماعة» خبردار! رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا ہے کہ: خبردار! تم سے پہلے اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوے تھے اور یہ ملت (امت) تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو گی، بہتر (۷۲) آگ میں جائینگے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور یہی "**جماعت**" ہو گا۔

[سنن أبي داود: كتاب السنة، باب شرح السنة: ٤٥٩٧ وإسناده حسن].

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۱ھ) اپنی کتاب "الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل" المعروف غنیۃ الطالبین میں تہتر فرقوں کی تفصیل میں لکھتے ہیں:

«فأصل ثلاث وسبعين فرقة عشرة: أهل السنة، والخوارج، والشيعة، والمعتزلة، والمرجئة، والمشبهة، والجهمية، والضرارية، والنجارية، والكلابية» **یعنی:** تہتر فرقے در اصل دس گروہوں سے نکلے ہیں (۱) اہل سنت (۲) خارجی (۳) شیعہ (۴) معتزلہ (۵) مرجیہ (۶) مشبہہ (۷) جہمیہ (۸) ضراریہ (۹) نجاریہ (۱۰) کلابیہ۔

«فأهل السنة طائفة واحدة» اہل سنت کا صرف ایک ہی فرقہ ہے، «والخوارج خمس عشرة فرقة» خارجیوں کے پندرہ فرقے ہیں، «والمعتزلة ست فرق» معتزلہ کے چھے فرقے ہیں، «والمرجئة اثنتا عشرة فرقة» مرجیہ کے بارہ فرقے ہیں، «والشيعة اثنتان وثلاثون فرقة» شیعہ کے بتیس فرقے ہیں، «والجهمية والنجارية والضرارية والكلابية كل واحدة فرقة واحدة، جہمیہ» نجاریہ، ضراریہ اور کلابیہ کا ایک ایک فرقہ ہے، «والمشبهة ثلاث فرق» مشبہہ کے تین فرقے ہیں، «فجميع ذلك ثلاث وسبعون فرقة على ما أخبر به النبي صلي الله عليه وسلم، وأما الفرقة الناجية فهي أهل السنة والجماعة» یہ سب فرقے تہتر (۷۳) ہوئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق بتایا ہے، ان میں صرف ایک ہی فرقہ نجات پانے ولاہے، اور وہ اہل سنت والجماعت کا فرقہ ہے۔

«وتسمى هذه الفرقة الناجية، وتسميها القدرية والمعتزلة: مجبرة لقولها إن جميع المخلوقات بمشيئة الله تعالى وقدرته وإرادته وخلقه» اور نجات پانے فرقہ کا نام اہل سنت والجماعت ہے مگر قدریہ اور معتزلہ انہیں مجبرہ کہتے ہیں کیونکہ (اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ) تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے ارادے اور قدرت سے پیدا ہوئی ہے،

«وتسميها المرجئة شكاكية لاستثنائها في الإيمان، يقول أحدهم: أنا مؤمن إن شاء الله تعالى» اور فرقہ مرجیہ انہیں شکاکیہ کہتے ہیں کیونکہ (اہل سنت) ایمان میں استثناء کرتے ہیں اور ان میں سے ہر شخص یہی کہتا ہے کہ " ان شاء اللہ میں مومن ہوں"،

«وتسميها الرافضة ناصبة، لقولها باختيار الإمام ونصبه بالعقد» اور رافضی انہیں ناصبیہ کہتے ہیں کیونکہ (اہل سنت) امام وحاکم کو جماعت کی رائے سے مقرر کرتے ہیں،

«وتسميها الجهمية والنجارية مشبهة، لإتيانها صفات الباري عز وجل من العلم والقدرة والحياة وغيرها من الصفات» اور جہمیہ ونجاریہ انہیں مشبہہ کہتے ہیں کیونکہ (اہل سنت) اللہ تعالیٰ کی صفات میں علم وقدرت اور حیات وغیرہ ثابت کرتے ہیں،

«وتسميها الباطنية حشوية، لقولها بالأخبار وتعلقها بالآثار» اور باطنیہ انہیں حشویہ کہتے ہیں اس لئے کہ (اہل سنت رسول اللہ ﷺ) کے احادیث اور (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) کے آثار پر عمل کرتے ہیں،

«وما اسمهم إلا أصحاب الحديث وأهل السنة، على ما بينا» مگر ان میں سے کوئی نام اس نجات پانے ولے فرقہ کے لائق نہیں، اس کا نام اہل حدیث واہل سنت ہے۔
[ج١ ص١٢١، نسخه الثاني: ج١ ص١٧٥-١٧٦، نسخه الثالث: ج١ ص٢٢١].

امام قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۰ھ) نے فرمایا: «إذا رأيت الرجل، يحب أهل الحديث، مثل يحيى بن سعيد القطان، وعبد الرحمن بن مهدي، وأحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه، وذكر قوما آخرين، فإنه على السنة ومن خالف هذا فاعلم أنه مبتدع» اگر تو کسی آدمی کو دیکھے کے وہ اہل حدیث سے محبت کرتا ہے، جیسے یحییٰ بن سعید القطان، عبد الرحمن بن مہدی، اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور اسی طرح ذکر کیا آخیری تک تو جان لو یہ شخص سنت پر ہے، اور جسے اس کے خلاف پاؤ تو جان لو یہ بدعتی ہے۔
[شرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي، باب الاستدلال على أهل السنة بحبهم أصحاب الحديث، ص٧١-٧٢ ح١٥٣، نسخة الثاني: ص١٣٤ ح١٤٣، وإسناده صحيح]۔

امام احمد بن سنان القطان رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے فرمایا: «ليس في الدنيا مبتدع إلا وهو يبغض أهل الحديث فإذا ابتدع الرجل نزع حلاوة الحديث من قلبه» دنیا میں کوئی بھی ایسا بدعتی نہیں جو اہل حدیث سے بغض نہیں رکھتا، جب آدمی بدعتی ہو جاتا ہے تو حدیث کی حلاوت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔ [معرفة علوم الحديث: تأليف محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ)، ص٤، نسخة الثاني: ص١١٠ ح٦، وإسناده صحيح]۔

امام ابو بکر عبد اللہ بن ابو داود رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۶ھ) فرماتے ہیں: «ولا تك من قوم تلهوا بدينهم ... فتطعن في أهل الحديث وتقدح» اور تو اس قوم (بدعتیوں) میں سے نہ ہو جانا

جو اپنے دین سے کھیلتے ہیں ورنہ تو اہل حدیث پر طعن و جرح کر بیٹھے گا۔ [كتاب الشريعة أبو بكر محمد بن الحسين الآجري رحمہ اللہ (متوفی: ۳۶۰ھ)، ج۵ ص۲۵٦٥، نسخه الثاني: ج۳ ص۵۹۳].

امام محمد بن ابو بکر ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں: «يا مبغضا أهل الحديث وشاتما ... أبشر بعقد ولاية الشيطان» اے اہل حدیث سے بغض رکھنے اور گالیاں دینے والے! تجھے شیطان سے دوستی قائم کرنے کی" بشارت "ہو۔

[القصيدة النونية الكافية الشافية في الانتصار للفرقة الناجية، فصل: في أن أهل الحديث هم أنصار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يبغض الأنصار رجلا يؤمن بالله واليوم الآخر، ص۱۹۹، نسخه الثاني: ص۲۱٦، نسخة الثالث: ج۳ ص۸٦٥]۔

امام حفص بن غیاث رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۵ھ) سے اہل حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: «هم خير أهل الدنيا» وہ دنیا میں سب سے بہترین ہیں۔

[معرفة علوم الحديث: تأليف محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ)، ص۳، نسخة الثاني: ص۱۰۸-۱۰۹ ح۳، وإسناده صحيح]۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) لکھتے ہیں: «أهل السنة والجماعة مذهب قديم معروف قبل أن يخلق الله أبا حنيفة ومالكا والشافعي وأحمد، فإنه مذهب الصحابة الذين تلقوه عن نبيهم، ومن خالف ذلك كان مبتدعا عند أهل السنة والجماعة»

اہل سنت والجماعت قدیم و معروف مذہب ہے جو ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد (رحمہم اللہ اجمعین) کی پیدائش سے بھی پہلے صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کا مذہب ہے انہوں نے یہ نبی ﷺ سے سیکھا تھا اور جو شخص اس کے خلاف کرتا ہے وہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک بدعتی ہے۔

[منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية: ج۱ ص۲۵٦، نسخه الثاني: ج۲ ص٦۰۱]۔

جیسا کہ تابعی عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی رحمہ اللہ اور تابعی حجر بن حجر الکلاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: أتينا العرباض بن سارية، وهو ممن نزل فيه {وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ} [التوبة: ۹۲] فسلمنا، وقلنا: أتيناك

زائرين وعائدين ومقتبسين، فقال العرباض: صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم، ثم أقبل علينا فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب، فقال قائل: يا رسول الله كأن هذه موعظة مودع، فماذا تعهد إلينا؟ فقال «أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة، وإن عبدا حبشيا، فإنه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا، فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء المهديين الراشدين، تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ، وإياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة» ہم عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں آیت کریمہ » {وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ} یعنی: اور نہ ان لوگوں پر (کوئی گناہ) ہے جو آپ کے پاس آئے تاکہ آپ انہیں سواری دیں تو آپ نے کہا کہ میرے پاس تمہارے لئے سواری کا کوئی بندوبست نہیں [التوبة۹: آیت ۹۲]۔ نازل ہوئی، تو ہم نے سلام کیا اور عرض کیا: ہم آپ کے پاس آپ سے ملنے، آپ کی عیادت کرنے، اور آپ سے علم حاصل کرنے کے لیے آئے ہیں، اس پر عرباض رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں دل موہ لینے والی نصیحت کی جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں، اور دل کانپ گئے، پھر ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو کسی رخصت کرنے والے کی سی نصیحت ہے، تو آپ ہمیں کیا وصیت فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا" : میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

[سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ح٤٦٠٧، وإسناده حسن]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: «كل بدعة ضلالة وإن رآها الناس حسنا» ہر بدعت گمراہی ہے، اگرچہ لوگ اسے اچھا (بدعت حسنہ) ہی سمجھتے ہوں۔

[السنة، تأليف: محمد بن نصر المروزي رحمه الله (المتوفى ۲۹۲ھ) ص ۹٤ ح ۸۳، وإسناده صحيح]۔

خاتم الانبیاء ﷺ کی پیشن گوئی کہ ہمیشہ میری امت کا ایک طائفہ حق پر قائم رہے، جیسا کہ: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق، لا يضرهم من خذلهم، حتى يأتي أمر الله وهم كذلك» رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت کا ایک طائفہ (یعنی گروہ) حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آجائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔

[صحيح مسلم: كتاب الإمارة، باب قوله صلى الله عليه وسلم: «لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم» ح ۱۹۲۰، نسخه دار السلام ح ٤۹٥۰]۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ) کے سامنے جب اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: «هم عندي أصحاب الحديث» میرے نزدیک وہ گروہ اہل حدیث کا ہے [شرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي، باب قوله صلى الله عليه وسلم: لا تزال طائفة من أمتي على الحق، لا يضرهم من خذلهم، ص ۲٦ ح ٤۷، نسخة الثاني: ص ٦١ ح ٤۲، وإسناده صحيح]۔

امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ (متوفی ۲۰٦ھ) فرماتے ہیں: «ان لم يكونوا أصحاب الحديث فلا أدري من هم» طائفہ سے مراد اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا کہ اور کون ہو سکتے ہیں [المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، تأليف: الحسن بن عبد الرحمن الرامهرمزي رحمہ اللہ (متوفی: ۳٦۰ھ) باب فضل الطالب لسنة رسول الله صلى الله عليه و سلم والراغب فيها والمستن بها، ص ۱۷۸ ح ۲۷؛ وإسناده صحيح]۔

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳٤ھ) نے فرمایا: «هم أهل الحديث» اس گروہ (طائفہ) سے مراد اہل حدیث ہیں۔

[سنن الترمذي، أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الأئمة المضلين، ح٢٢٢٩، وإسناده صحيح]۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) نے فرمایا: «إن لم تكن هذه الطائفة المنصورة أصحاب الحديث فلا أدري من هم» اگر اس طائفہ منصورہ سے مراد اہل حدیث نہیں ہے تو مجھے معلوم نہیں کے یہ کون ہیں۔ [معرفة علوم الحديث: خطبة الكتاب: تأليف محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ)، ص۲، نسخة الثاني: ص ١٠٧ ح٢ وإسنادة صحيح]۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) فرماتے ہیں: «يعني أهل الحديث» یعنی اس سے مراد صرف اہل حدیث ہیں۔ [مسألة الإحتجاج بالشافعي فيما أسند إليه والرد على الطاعنين بعظم جهلهم عليه: للخطيب البغدادي ص٤٧، وإسناده صحيح]۔

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) بھی: اس حدیث رسول ﷺ کے مصداق صرف اہل حدیث ہی کو مانتے ہیں۔ [سنن الترمذي، أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الشام، ح٢١٩٢، وباب ما جاء في الأئمة المضلين، ٢٢٢٩]۔

امام محمد بن حبان رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) لکھتے ہیں: «ذكر إثبات النصرة لأصحاب الحديث إلى قيام الساعة» اہل حدیث کے لئے قیامت تک نصرت کے اثبات کا بیان۔ [صحيح ابن حبان، كتاب العلم، ص٥٧، نسخه الثاني ص١٣١، نسخه الثالث: ج١ ص١٨٩، نسخه الرابع: ج١ ص٢١٨، نسخه الخامس: ج١ ص٢٦١].

امام قوام السنہ رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۵ھ) لکھتے ہیں: «ذكر أهل الحديث وأنهم الفرقة الظاهرة علي الحق إلى أن تقوم الساعة» اہل حدیث کا ذکر اور اہل حدیث ہی کا گروہ قیامت تک حق پر غالب رہے گا۔ [الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة، ج١ ص۲۴۶]۔

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۴ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: «وإنما أراد أهل السنة والجماعة ومن يعتقد مذهب أهل الحديث» اس طائفہ (گروہ) سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں۔

[إكمال المعلم بفوائد مسلم، ج٦ ص٣٥٠]

امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ (متوفی۶۷۶) اس حدیث کی شرح میں: «وأما هذه الطائفة فقال البخاري هم أهل العلم وقال أحمد بن حنبل إن لم يكونوا أهل الحديث فلا أدري من هم قال القاضي عياض إنما أراد أحمد أهل السنة والجماعة ومن يعتقد مذهب أهل الحديث» امام بخاری، امام احمد بن حنبل اور امام قاضی عیاض رحمہم اللہ اجمعین کے اقوال لکھ کر یہ حجت قائم کی ہے کہ اس حدیث کے مصداق صرف اہل حدیث ہیں اور کوئی نہیں ہیں۔

[المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ج١٣ ص٦٦-٦٧، نسخة الثاني: ج١٣ ص٩٧]۔

امام محمد بن مفلح مقدسی رحمہ اللہ (متوفی۷۶۳ھ) لکھتے ہیں: «أهل الحديث هم الطائفة الناجية القائمون على الحق» اہل حدیث تو نجات پانے والا فرقہ ہے جو حق پر قائم ہے۔

[الآداب الشرعية: ج١ ص٢٣٠، نسخة الثاني: ج٢ ص٤٥٨].

ان تمام دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ: خاتم الانبیاء ﷺ کی پیشن گوئی کہ ہمیشہ میری امت کا ایک طائفہ حق پر قائم رہے گا، سلف صالحین رحمہم اللہ اجمعین کا اجماع ہے کہ اس طائفہ (یعنی گروہ) سے مراد صرف اہل حدیث ہے، جو ہمیشہ حق پر قائم رہے اور قیامت آجائے گی۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی۷۲۸ھ) لکھتے ہیں: «وبهذا يتبين أن أحق الناس بأن تكون هي الفرقة الناجية أهل الحديث والسنة؛ الذين ليس لهم متبوع يتعصبون له إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم» اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے نجات پانے والا فرقہ ہونے کا سب سے زیادہ مستحق اہل الحدیث والسنۃ ہیں، جن کا رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی متبوع (امام) نہیں جس کے لئے وہ تعصب رکھتے ہوں۔

[مجموع الفتاوى: ج٣ ص٣٤٧، نسخه الثاني: ج٣ ص٢١٦]۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کہ: {يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ} جس دن ہم سب لوگوں کو اُن کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ [سورة بني إسرائيل۱۷، آیت: ۷۱] کی تفسیر میں لکھتے ہیں: «هذا أكبر شرف لأصحاب الحديث؛ لأن إمامهم النبي صلى الله عليه وسلم» اس میں اہل حدیث کی بڑی فضیلت ہے اس لئے کے ان کے امام سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ ہیں [تفسير القرآن العظيم المعروف بتفسير ابن كثير، ج۳ ص۵۲، نسخه الثاني: ج٤ ص١٤٨، نسخة الثالث: ج٥ ص٩٠، نسخة الرابع: ج٩ ص٤٧]۔

اور جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے بھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کہ: {يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ} جس دن ہم سب لوگوں کو اُن کے امام کے ساتھ بلائیں گے [سورة بني إسرائيل۱۷، آیت، ۷۱] کی تشریح میں لکھتے ہیں: «ليس لأهل الحديث منقبة أشرف من ذلك لأنه لا إمام لهم غيره صلى الله عليه وسلم» اہل حدیث کے لئے اس سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی بات نہیں کیونکہ آپ ﷺ کے سوا اہل حدیث کا کوئی اور امام نہیں۔ [تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، النوع السابع والعشرون معرفة آداب المحدث: ص١٧٠، نسخه الثاني: ص٤٠٩، نسخه الثالث: ج٢ ص٧٤، نسخة الرابع: ج٢ ص٩٥، نسخة الخامس: ج٢ ص٥٦٥، نسخة السادس: ج٢ ص٦٨٨]۔

غلط فہمی: کہ اہل حدیث صرف محدثین ہی کو کہتے ہیں۔

ازالہ: اہل حدیث اور اہل سنت ایک ہی گروہ کے دو صفاتی نام ہیں، کیونکہ اہل حدیث اُس کو کہتے ہیں جو قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں، اسی طرح اہل سنت بھی اُسی کو کہتے ہیں جو قرآن و سنت پر عمل کرتے ہیں، جیسا کہ حدیث اور سنت میں محض لغوی اعتبار سے فرق ہے، اصطلاح میں دونوں باہم مترادف ہیں، [اور مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے کتاب: حدیث و سنت میں تفریق کا فتنہ قادیان سے دیوبند تک، تالیف عبد الواحد انور یوسفی الاثری، ص ۱-

۲۰۲]۔ اسی طرح اہل حدیث اور اہل سنت محض نام میں فرق ہے، اہل حدیث اور اہل سنت ایک ہی گروہ کے دو صفاتی نام ہیں۔

مرۃ بن شراحیل تابعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸ھ) کہتے ہیں کہ: مرة (ابن شراحيل الهمداني)، قال: «أتيت منزل ابن مسعود أطلبه، فقيل لي: هو عند أبي موسى، فأتيت أبا موسى فإذا هو وحذيفة وهو يقول لحذيفة: «إنك صاحب الحديث» میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملنے ان کے گھر گیا تو پتہ چلا کہ وہ سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس ہیں۔ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ان سے کہہ رہے تھے کہ: یقیناً آپ صاحب الحدیث (اہل الحدیث) ہیں۔ [خلق أفعال العباد والرد على الجهمية وأصحاب التعطيل، تأليف: محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله (متوفي ٢٥٦هـ)، ص٤٢، نسخة الثاني: ص٧٤، نسخة الثالث: ج٢ ص٢٠٢، ح٣٩٨، وكتاب المصاحف: تأليف أبو بكر عبد الله بن أبي داود رحمه الله (متوفي ٣١٦هـ)، ص١٤، نسخة الثاني: ص٢٠-٢١، نسخة الثالث: ج١ ص١٨١، ح٤٨، إسانده حسن].

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) نے فرمایا: «صاحب الحديث عندنا من يستعمل الحديث» ہمارے نزدیک اہل حدیث وہ ہے جو حدیث پر عمل کرے۔

[الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، للخطيب البغدادي، باب آداب الطلب، ص٥٣ ح١٨٣، نسخه الثاني: ج١ ص١٤٤ ح١٨٣، نسخه الثالث: ج١ ص٢١٩ ح١٨٦، وإسناده صحيح].

امام احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۳ھ) لکھتے ہیں: «ومنفعة لأهل الإسلام، ومن أهل الحديث والعلم والفقه والقرآن» اہل اسلام کے لئے نفع ہے اور اہل حدیث، علم وفقہ اور قرآن والوں میں سے ہیں۔

[سنن النسائي: كتاب قسم الفيء، ح٤١٤٧، نسخه الثاني: ح٤١٥٢]۔

امام محمد بن حبان رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) لکھتے ہیں «أهل الحديث الذين ينتحلون السنن، ويذبون عنها، ويقمعون من خالفها» اہل حدیث جو سنتوں پر عمل کرتے ہیں، ان کا دفاع

کرتے ہیں اور ان کے مخالفین کا قلع قمع کرتے ہیں۔ [صحیح ابن حبان، كتاب. التاريخ، باب بدء الخلق، ذكر وصف طول آدم حيث خلقه الله جل وعلا، ص١٠٥٦ ح٦١٢٩، نسخه الثاني ص١٦٣٨ ح٦١٦٢، نسخه الثالث: ج٩ ص١٩ ح٦١٢٨، نسخه الرابع: ج١٤ ص٣٣-٣٤ ح٦١٦٢].

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی۷۲۸ھ) لکھتے ہیں: «ونحن لا نعني بأهل الحديث المقتصرين على سماعه أو كتابته أو روايته بل نعني بهم: كل من كان أحق بحفظه ومعرفته وفهمه ظاهرا وباطنا واتباعه باطنا وظاهرا وكذلك» ہم اہل حدیث کا مطلب یہ نہیں لیتے کہ اس سے مراد وہی لوگ ہے جنھوں نے حدیث سنی، لکھی یا روایت کی بلکہ اس سے مراد ہم یہ لیتے ہیں کہ ہر آدمی جو اسکے حفظ، معرفت اور فہم کا ظاہری و باطنی لحاظ سے مستحق ہے اور ظاہری و باطنی لحاظ سے اسکی اتباع کرتا ہے۔

[مجموع الفتاوى: ج٤ ص٩٥، نسخه الثاني: ج٤ ص٦٠]۔

عقیدہ اہل حدیث: ایمان دل کی تصدیق، زبان کے اقرار، اور اعضاء کے عمل کا نام ہے اور ایمان میں کمی نافرمانی کی وجہ سے ہوتی ہے اور ایمان میں زیادتی اطاعت کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور ایمان میں استثناء یعنی "ان شاء اللہ میں مومن ہوں" کہنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو اپنی ذات وصفات کے متعلق اپنی کتاب یعنی قرآن الکریم میں فرمایا ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابتہ میں بیان کیا گیا ہے اسی طرح اجماع امت اور صحیح العقیدہ سلف صالحین کے آثار سے جو ثابت ہیں اُسی پر ایمان رکھتے ہیں، جیسا کہ:

ہم اللہ تعالیٰ کی ساری صفات کو بلا تعطیل، بلا تمثیل، بلا تشبیہ، بلا تجسیم، بلا تحریف، بلا تاویل بلا کیف مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے، اپنی مخلوق سے جدا ہے، اس کا علم اور قدرت کائنات کی ہر چیز کو محیط ہے، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے غیر مخلوق ہے جو رسول اللہ ﷺ پر وحی کے ذریعہ نازل ہوا ہے اور ہر قسم کی کمی و بیشی سے محفوظ ہے۔

اور سیدنا محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ فوت ہو گئے ہیں، وفات کے بعد آپ جنت میں زندہ ہیں، آپ کی یہ زندگی اُخروی ہے جسے برزخی زندگی بھی کہا جاتا ہے، یہ زندگی دنیاوی زندگی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کا ہر قول، فعل اور تقریر (تقریر سے مراد ہر ایسا کام ہے جسے آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو کرتے ہوئے دیکھا ہو لیکن اس پر کوئی اعتراض نہ کیا ہو) سب حجت برحق ہے، آپ ﷺ کی اطاعت میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے اور آپ ﷺ کی نافرمانی میں دونوں جہانوں کی ناکامی ہے۔

اور ہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عدول اور اپنا محبوب مانتے ہیں، تمام صحابہ کو حزب اللہ اور اولیاء اللہ سمجھتے ہیں، ان کے ساتھ محبت کو جزوِ ایمان تصور کرتے ہیں، جو ان سے بُغض رکھتا ہے ہم اُس سے بُغض رکھتے ہیں۔

صحیح العقیدہ تابعین و تبع تابعین و مجتہد محدثین و سلف صالحین رحمہم اللہ اجمعین سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے بُغض رکھتا ہے ہم اُس سے بُغض رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی صفت بیان فرماتے ہیں کہ: {لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٢٢} یعنی: تو ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نہیں پائے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کا خاندان، یہ لوگ ہیں جن کے دلوں

میں اس نے ایمان لکھ دیا ہے اور انھیں اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ قوت بخشی ہے اور انھیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے، یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں، یاد رکھو! یقیناً اللہ کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

[سورة المجادلة ٥٨: آيت ٢٢]۔

محترم قارئین: زیر اشاعت رسالہ "اصول دین" الإمام أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم محمد بن إدريس بن المنذر الحنظلي الرازي رحمه الله (متوفي:٣٢٧ھ) کی کتاب "أصل السنة واعتقاد الدين" کا اردو ترجمہ ہے، جو امام صاحب نے اپنے والد أبو حاتم محمد بن إدريس بن المنذر بن داود بن مهران الحنظلي الرازي رحمه الله (متوفي:٢٧٧ھ) سے اور أبو زرعة عبيد الله بن عبد الكريم بن يزيد بن فروخ القرشي المخزومي الرازي رحمه الله (متوفي: ٢٦٤ھ) سے اصول دین میں مذاہب اہل سنت کے بارے میں پوچھا اور (یہ کہ) انھوں نے تمام شہروں کے علماء کو کس (عقیدے) پر پایا ہے اور آپ دونوں کا کیا عقیدہ ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا ہم نے حجاز، عراق، مصر، شام اور یمن کے تمام شہروں میں علماء کو اس مذہب پر پایا ہے۔ آگے دیکھئے (صفحہ 34 پر) اس رسالہ کی تحقیق اردو ترجمہ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۳۵ھ) نے کی ہے دیکھئے تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات: ج ۲ ص ۱۷ سے ۲۴، تک اور رومن سکرپٹ میں حافظ محمد شاہد حفظہ اللہ نے ترجمہ کیا ہے۔

اس طرح "اصول دین" پر یہ کتاب نہایت مستند و اہم ہے کیونکہ اس میں اہل حدیث جو اصلی اہل سنت ہیں اُن کے عقیدہ کے بنیادی اصول ہیں جو امت کے اجماع سے ثابت ہے اس لئے عوام و خواص کے استفادہ کے لئے مکمل کتاب عربی، اردو ترجمہ اور رومن سکرپٹ مع مقدمہ شائع کیا جا رہا ہے۔

غلط فہمی: اہل حدیث کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ: اہل حدیث کے نزدیک شرعی دلیلیں صرف دو ہیں قرآن اور حدیث تیسری کوئی دلیل نہیں۔

ازالہ: اہل حدیث کے دو اصول "قال اللہ اور قال الرسول ﷺ" کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اجماع امت شرعی دلیل اور حجت نہیں ہے بلکہ قال اللہ یعنی قرآن اور قال الرسول ﷺ یعنی احادیث ثابتہ سے اجماع کا حجت ہونا ثابت ہے، اور اسی طرح اجتہاد کا جائز ہونا بھی ثابت ہے۔ اجماع امت کے حجت ہونے کے کچھ دلائل حسب ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾﴾ یعنی: اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت خوب واضح ہو چکی اور مومنوں کے راستے کے سوا (کسی اور) کی پیروی کرے ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔ [سورة النساء٤: آيت١١٥].

شیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ (متوفی١٣٧٦ھ) **لکھتے ہیں:** «وقد استدل بهذه الآية الكريمة على أن إجماع هذه الأمة حجة، وأنها معصومة من الخطأ، ووجه ذلك: أن الله توعد من خالف سبيل المؤمنين بالخذلان والنار، وسبيل المؤمنين مفرد مضاف يشمل سائر ما المؤمنون عليه من العقائد والأعمال؛ فإذا اتفقوا على إيجاب شيء أو استحبابه، أو تحريمه أو كراهته، أو إباحته؛ فهذا سبيلهم، فمن خالفهم في شيء من ذلك بعد انعقاد إجماعهم عليه، فقد اتبع غير سبيلهم.

ويدل على ذلك قوله تعالى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [سورة آل عمران٣: آيت١١٠]. ووجه الدلالة منها: أن الله تعالى أخبر أن المؤمنين من هذه الأمة لا يأمرون إلا بالمعروف،

فإذا اتفقوا على إيجاب شيء أو استحبابه؛ فهو مما أمروا به، فيتعين بنص الآية أن يكون معروفا، ولا شيء بعد المعروف غير المنكر، وكذلك إذا اتفقوا على النهي عن شيء فهو مما نهوا عنه فلا يكون إلا منكرا.

ومثل ذلك قوله تعالى: { وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ } [سورة البقرة٢: آيت١٤٣] فأخبر تعالى أن هذه الأمة جعلها الله وسطا؛ أي: عدلا خيارا؛ ليكونوا شهداء على الناس؛ أي: في كل شيء، فإذا شهدوا على حكم بأن الله أمر به أو نهى عنه أو أباحه، فإن شهادتهم معصومة لكونهم عالمين بما شهدوا به عادلين في شهادتهم، فلو كان الأمر بخلاف ذلك؛ لم يكونوا عادلين في شهادتهم ولا عالمين بها.

ومثل ذلك قوله تعالى: { فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ } [سورة النساء٤: آيت٥٩]. يفهم منها أن ما لم يتنازعوا فيه بل اتفقوا عليه أنهم غير مأمورين برده إلى الكتاب والسنة، وذلك لا يكون إلا موافقا للكتاب والسنة فلا يكون مخالفا.

فهذه الأدلة ونحوها تفيد القطع أن إجماع هذه الأمة حجة قاطعة. **یعنی:** اس آیت کریمہ سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ اجماع امت حجت ہے نیز یہ کہ وہ خطا سے محفوظ ہے۔ اس استدلال کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے راستے کی مخالفت کرنے پر جہنم اور خذلان کی وعید سنائی ہے اور مومنین کا راستہ مفرد اور مضاف ہے جو ان عقائد و اعمال پر مشتمل ہے جن پر تمام اہل ایمان عمل پیرا ہیں۔ جب تمام اہل ایمان کسی چیز کے وجوب، استحباب، تحریم، کراہت یا جواز پر متفق ہیں تو یہی ان کا راستہ ہے۔ اور جو کوئی اہل ایمان کے کسی چیز پر انعقاد اجماع کے بعد ان کی مخالفت کرتا ہے تو وہ اہل ایمان کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر گامزن ہے۔

اجماع امت کے حجت ہونے پر یہ آیت کریمہ بھی دلالت کرتی ہے۔ {كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ} یعنی: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی ہدایت کے لئے پیدا کی گئی ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو [سورۃ آل عمران ۳: آیت ۱۱۰]۔ اس آیت کریمہ میں استدلال کا پہلو یہ ہے کہ اس امت کے اہل ایمان صرف نیکی ہی کا حکم دیتے ہیں، لہٰذا جب وہ کسی چیز کے وجوب یا استحباب پر متفق ہو جاتے ہیں تو یہ گویا وہ چیز ہے جس کا انہیں حکم دیا گیا۔ پس آیت کریمہ کی نص سے متعین ہو گیا کہ وہ معاملہ معروف ہی ہو گا اور معروف کے علاوہ جو کچھ ہے وہ منکر ہے۔ اسی طرح جب وہ کسی چیز سے منع کرنے پر متفق ہو جاتے ہیں تو وہ انہی باتوں میں سے ہے جن سے انہیں روکا گیا ہے، پس وہ یقیناً منکر ہے۔

اسی کی نظیر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: {وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ} یعنی: اور اسی طرح ہم نے تمہیں "امت وسط" بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو [سورۃ البقرۃ ۲: آیت ۱۴۳]۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے آگاہ فرمایا ہے کہ اس نے اس امت کو معتدل اور بہترین امت بنایا ہے تاکہ وہ ہر چیز کے بارے میں لوگوں پر گواہ بنیں۔ جب وہ کسی حکم کے بارے میں یہ گواہی دیں کہ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے یا اس نے اس کو مباح قرار دیا ہے، تو ان کی شہادت معتبر اور معصوم ہے کیونکہ وہ جس چیز کی شہادت دے رہے تھے اس کا علم رکھتے ہیں اور اپنی شہادت میں عادل ہیں۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا تو وہ اپنی شہادت میں عادل اور اس کا علم رکھنے والے نہ ہوتے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی اس کی نظیر ہے {فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ} یعنی: اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو معاملے کو اللہ اور

اس کے رسول کی طرف لوٹا دو[سورۃ النساء۴: آیت۵۹]۔ اس آیت کریمہ سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ جس معاملہ میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں بلکہ اتفاق ہے، اسے وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانے پر مامور نہیں ہیں۔ ایسا معاملہ قرآن اور سنت کے موافق ہی ہو گا، مخالف نہیں ہو سکتا۔

ان دلائل سے قطعی طور پر یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اس امت کا اجماع حجت ہے۔[تیسیر الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان المعروف بتفسير السعدي، ص١٢١، نسخه الثاني: ص١٩٤-١٩٥، نسخه الثالث: ص٢٠٣، نسخه الرابع: ص٢٢٠، نسخه الخامس: ج٢ ص٣٥٧-٣٥٨]

شیخ محمد حنیف ندوی رحمه الله (متوفي:١٤٠٧هـ)، لکھتے ہیں: آیت کا عام مفہوم یہ ہے کہ قرآن حکیم اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہدایت ورُشد کے تمام طریق واضح ہو جاتے ہیں، اس لئے لازم ہے کہ ہر شخص کتاب وسنت کے مُستحکم اصول سے تمسک اختیار کرے اور اس سلسلے میں جمہور مسلمانوں کے خلاف الگ عقائد وآراء نہ رکھے۔

{غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ} سے مراد مسلمانوں کے متفقہ اور متحدہ نظام عقائد و عمل کے خلاف الگ راستہ تجویز کرنا ہے۔

بلاشبہ مسلمانوں کی روش عام کے متضاد متوازی عقائد الحاد و زندقہ کے مترادف ہیں جن سے منع کیا گیا ہے۔ [تفسیر سراج البیان، ج۱ ص۲۲۹]۔

محمد صادق خلیل رحمه الله (متوفي: ١٤٢٤هـ)، لکھتے ہیں: جو شخص اس شریعت کے مطابق نہیں چلتا ہے جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے پیش کیا ہے وہ اس سے ہٹ کر ایک کنارے میں ہو جاتا ہے اس کا یہ انداز جان بوجھ کر ہے۔ حالانکہ حق و صداقت کی اس کے سامنے روشنی ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ امت محمدیہ کے اجماع کے خلاف چلتا ہے جب کہ امت محمدیہ کا کبھی گمراہی پر اجتماع نہیں ہو سکتا ہے امت محمدیہ کو گمراہی سے معصوم قرار دیا گیا ہے تو مخالف کرنے والے شخص کے بارے میں زبردست وعید ہے کہ وہ جس راہ پر چلتا ہے ہم اس کو ادھر

ہی پھیر دیتے ہیں بلکے تدریجی طور پر اس راہ کو اس کے ذہن میں خوبصورت بنادیتے ہیں۔

[تفسیر اصدق البیان: ج۲ ص۵۰۰]۔

شیخ ابو القاسم محمد عبدہ الفلاح رحمہ اللہ لکھتے ہیں: یعنی جو شخص یا گروہ شریعت کے خلاف راستہ اختیار کرے اور حق معلوم ہو جانے کے باوجود مسلمانوں کی سیدھی اور صاف روشن راہ سے ہٹ جائے تو ہم بھی اسے ٹیڑھی راہ پر لگادیتے ہیں جو اس کو جہنم میں لے جاکر ڈال دیتی ہے۔ مومنوں کی راہ میں دراصل تو کتاب وسنت کی راہ ہے اور کسی اجماعی مسئلے کی مخالفت کرنا بھی غیر مومنوں کی راہ پر چلنا ہے۔ (قرطبی) امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا ہے کہ وہ اجتماعی طور پر غلطی اور خطا سے محفوظ رہی ہے اور رہے گی۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ ساری امت صدیوں ایک غلط راہ پر چلتی رہے۔ اس بارے میں بہت سی صحیح احادیث وارد ہیں حتیٰ کہ بعض علماء ان کے تواتر کے قائل ہیں امام شافع (رحمہ اللہ) نے اجماع کے حجت ہونے کا اسی آیت سے استنباط کیا ہے اور یہ استنباط بہت قوی اور عمدہ ہے (ابن کثیر) شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) نے اپنی کتاب معارج الوصول میں اس پر مفصل بحث کی ہے اور امام شافعی (رحمہ اللہ) کے استدلال کی پر زور تائید کی ہے (م، خ) .... ویسے یہ آیت عام ہے اور اس میں ان لوگوں کے لیے سخت وعید ہے جو نبی ﷺ کی سنت اور سلف صالحین کے مسلک سے منہ موڑ کر دوسروں کی پیروی کرتے ہیں اور آئے دن نئی نئی بدعات ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ تقلید کی ایجاد بھی بعد کی صدیوں میں ہوئی سلف صالح کے دور میں اس کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ کتاب وسنت کی کسی دلیل سے اس کی گنجائش نکلتی ہے۔

[تفسیر اشرف الحواشی، ص۱۱۷]۔

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے کی پیروی، دین اسلام سے خروج ہے جس پر یہاں جہنم کی وعید بیان فرمائی ہے۔ مومنین سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو

دین اسلام کے اولین پیرو اور اس کی تعلیمات کا کامل نمونہ تھے۔ اور ان آیات کے نزول کے وقت جن کے سوا کوئی گروہ مومنین موجود نہ تھا کہ وہ مراد ہو۔ اس لئے رسول ﷺ کی مخالفت اور غیر سبیل المومنین کا اتباع دونوں حقیقت میں ایک ہی چیز کا نام ہے۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے اور منہاج سے انحراف بھی کفر و ضلال ہی ہے۔ بعض علماء نے سبیل المومنین سے مراد اجماع امت لیا، یعنی اجماع امت سے انحراف بھی کفر ہے۔ اجماع امت کا مطلب ہے کسی مسئلے میں امت کے تمام ہم عصر علماء و فقہاء کا اتفاق یا کسی مسئلے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق یہ دونوں صورتیں اجماع امت کی ہیں اور دونوں کا انکار یا ان میں سے کسی ایک کا انکار اکثر علماء کے نزدیک کفر ہے۔ تاہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کی صورت تو ملتی ہے۔ لیکن اجماع صحابہ کے بعد کسی مسئلے میں پوری امت کے اجماع و اتفاق کے دعوے تو بہت سے مسائل میں کئے گئے ہیں لیکن فی الحقیقت ایسے اجماعی مسائل جو واقعتاً اجماعی ہوں، عدم النظیر ہیں، بہر حال اجماع شرعاً حجت ہے۔ اس لیے کہ صحیح حدیث میں ہے: "اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے"۔ (جامع الترمذي، حدیث ۲۱۶۷)۔

[تفسیر احسن البیان، نظر ثانی صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفي: ١٤٢٧ھ)، ص ۲۱۶-۲۱۷]۔

ڈاکٹر محمد لقمان السلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: یہ آیت دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت آدمی کو کفر تک پہنچا دیتی ہے، اور اس پر بھی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے اجماع کی مخالفت بھی کبیرہ گناہ ہے، اور یہ کہ اجماع قرآن و سنت کی طرح دلیل ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسی آیت سے "اجماع" کے حجت ہونے پر استدلال کیا ہے، اور کہا ہے کہ چونکہ مومنوں کے طریقہ کی مخالفت کا انجام جہنم بتایا گیا ہے، اس لیے یہ آیت دلیل ہے اس بات کی کہ ان کی اتباع کرنا فرض ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ قرآن وسنت میں دین کے تمام اُمور بیان کر دیئے گئے ہیں، اور اُمت کا اجماع بذات خود حق ہے، اس لیے کہ اُمّت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی، انہوں نے قرآن کریم کی متعدد آیتوں سے استدلال کیا ہے، اور آخر میں کہا ہے کہ امام شافعی نے اسی آیت سے اجماع کی حجیت پر استدلال کیا ہے، اس کے بعد کہا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کی راہ کی اتباع نہ کرنے والا وعید کا مستحق ہے، جیسا کی رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنے والا وعید کا مستحق ہے، ورنہ اس وصف کو الگ سے بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

آگے چل کر لکھا ہے کہ کوئی بھی ایسا مسئلہ نہیں پایا جاتا جس پر علماء کا اجماع ہو گیا ہو، اور اس کے لئے رسول اللہ ﷺ کی سنت سے دلیل موجود نہ ہو، لیکن کبھی وہ دلیل بعض لوگوں کو معلوم نہیں ہو پاتی، اور علماء کے اجماع کا علم ہو جاتا ہے تو اسی سے استدلال کرتے ہیں۔ [تیسیر الرحمن لبیان القرآن: ص ۲۹۴-۲۹۵]۔

حافظ عبد السلام بن محمد بھٹوی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے کی پیروی کرنا در حقیقت دین اسلام ہی سے نکل جانا ہے، جس پر یہاں جہنم کی وعید بیان فرمائی گئی ہے۔ مومنین سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو دین اسلام کے سب سے پہلے پیروکار اور اس کی تعلیم کا مکمل نمونہ تھے اور ان آیات کے نزول کے وقت جن کے سوا کوئی اور گروہ مومنین کا موجود نہ تھا، جو یہاں مراد ہو سکے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور غیر سبیل المومنین کی پیروی دونوں حقیقت میں ایک ہی چیز کا نام ہے، اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے سے ہٹنا بھی کفر اور گمراہی ہے۔ بعض علماء نے {سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ} سے مراد اجماع امت لیا ہے، یعنی پوری امت کے اجماع سے انحراف بھی کفر ہے۔ اجماع امت کا مطلب ہے کسی مسئلے میں امت کے تمام علماء وفقہاء کا اتفاق، یا کسی مسئلے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہو، یہ دونوں

صورتیں اجماع امت کی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق تو بہت سے مسائل میں ملتا ہے، یعنی اجماع کی یہ صورت تو ملتی ہے لیکن اجماع صحابہ کے بعد کسی مسئلے میں پوری امت کے اجماع و اتفاق کے دعوے تو بہت مسائل میں کیے گئے ہیں، لیکن ایسے اجماعی مسائل بہت کم ہیں جن میں فی الواقع امت کے تمام علماء و فقہاء میں اتفاق ہو، پھر ایسے مسائل پر سب علماء و فقہاء کے اتفاق کا پتا چلانا اور بھی مشکل ہے۔ پھر امت میں بہت سے فرقوں کے بن جانے نے یہ نتیجہ دکھایا ہے کہ ہر گروہ اپنی بات کو مضبوط بنانے کے لیے اجماع کا دعویٰ کر دیتا ہے، خواہ وہ صریحاً قرآن و حدیث کے خلاف ہو، مثلاً قبروں پر عمارت بنانا، ان پر غلاف چڑھانا، چراغ جلانا، غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا، تعزیہ نکالنا، انبیاء کو انسان نہ سمجھنا، انھیں خدائی اوصاف دینا، میلاد، گیارھویں، تیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں، عرس، میلے، پیر کا تصور باندھنا، اس کی ہر صحیح غلط بات ماننا، الغرض! صریح شرک و بدعت کے کاموں کو اجماع کا نام دے دیا گیا ہے۔ البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایسے مسائل جن پر فی الواقع پوری امت کے علماء و فقہاء کا اجماع ہو ان کا انکار بھی صحابہ کے اجماع کے انکار کی طرح کفر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔" [ترمذي، الفتن، باب ما جاء في لزوم الجماعة: ٢١٦٧، وصححه الألباني]. [تفسیر القرآن الکریم: ج ۱ ص ۴۱۰-۴۱۱]۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا يجمع الله أمتي على ضلالة أبدا ويد الله على الجماعة» رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اللہ میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کریگا اور اللہ کا ہاتھ جماعت (یعنی اجماع) پر ہے۔ [المستدرك على الصحيحين، تأليف: محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري رحمه الله (متوفى ٤٠٥هـ)، كتاب العلم، باب ومنهم يحيى بن أبي المطاع القرشي، ج١ ص١١٦، نسخة الثاني: ج١ ص٢٠٢ ح٣٩٩، نسخة الثالث: ج١ ص١٩١ ح٣٩٩، صحيح].

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم **نے فرمایا ہے کہ:** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لن تجتمع أمتي على الضلالة أبدا، فعليكم بالجماعة فإن يد الله على الجماعة» **میری اُمت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، لہذا تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔** [المعجم الكبير، تاليف: أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني رحمه الله (متوفي ٣٦٠هـ)، ج١٢ ص٣٤٢ ح١٣٦٢٣، نسخة الثاني: ج١٢ ص٤٤٧ ح١٣٦٢٣]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ **نے فرمایا ہے کہ:** «في كتاب الله، وليس فيه سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم، فانظر ما اجتمع الناس عليه فخذ به» **جو مسئلہ کتاب و سنت میں نہ ملے تو لوگوں کا اجماع دیکھ کر اس پر عمل کرو۔** [الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار المعروف بمصنف ابن أبي شيبة، كتاب البيوع والأقضية، باب في القاضي ما ينبغي أن يبدأ به في قضائه، ج٤ ص٥٤٣ ح٢٢٩٩٠، نسخه الثاني: ج٤ ص٥٤٤ ح٢٢٩٨٠، نسخه الثالث: ج٧ ص٢٤٠ ح٣٠٣٢، نسخه الرابع: ج٧ ص٧١٨ ح٢٣٣٢٥، نسخه الخامس: ج٧ ص٥٩٨ ح٢٣٤٣٠، نسخه السادس: ج١١ ص٦٠٧ ح٢٣٤٤٤].

سیدنا ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ **نے بھی:** «ولزوم الجماعة، فإن الله عز وجل لم يكن ليجمع أمة محمد صلى الله عليه وسلم على ضلالة» **الجماعۃ (اجماع) کو لازم پکڑنے کا حکم دیا اور فرمایا بے شک اللہ عزوجل محمد ﷺ کی اُمت کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔** [المعرفة والتاريخ، تاليف: يعقوب بن سفيان الفسوي رحمه الله (متوفي:٢٧٧هـ)، ج٣ ص٢٤٤، إسناده صحيح].

اجماع امت کے حجت ہونے پر اور مزید دلائل دیکھئے کتاب تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات: ج۵ ص۴۷ سے ۱۱۶، تک، تالیف: حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ (متوفي:١٤٣٥هـ)۔

برادران اسلام سے ہماری گزارش ہے کہ اسلام کہ صحیح بنیادی عقائد جاننے، سمجھنے اور انہیں اختیار کرنے کے لئے اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں، ہماری دعا ہے کہ رب العلمین اس کتاب کے ذریعہ مسلمانوں کو اصلاح عقیدہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کتاب کے مصنف اور مترجم اور جملہ احباب کی کاوشوں کو قبول فرمائیں ذخیرہ آخرت بنائیں اور مفید عام اور مقبول فرمائیں۔ (آمین)

آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ احقر اور اس کے والدین اور اس کے اہل خانہ کو دعائے خیر میں یاد رکھیں اور عافیت دارین کی دعاء فرمائیں۔

طالب علم

قاضی محمد منہاج الدین، المعروف ابو معاویہ فصیح الدین حیدرآبادی

امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ۔

أصل السنة واعتقاد الدين

[أخبرنا أبو زيد الشامي(١) قراءة عليه، قال: أخبرنا الشيخ أبو طالب(٢) عبد القادر بن محمد بن عبد القادر بن محمد بن يوسف قراءة عليه وهو يسمع وأنا أسمع فأقربه، قال أخبرنا الشيخ أبو اسحاق(٣) إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي رحمه الله، قال:] حدثنا أبو الحسن علي(٤) بن عبد العزيز [بن مردك بن أحمد البرذعي]، قال: أخبرنا أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حا تم(٥) [أسعده الله ورضي الله عنه] قال: سألت أبي(٦) وأبا زرعة(٧) رضي الله عنهما،

---

(١) قال السمعاني: ''شيخ صالح خير، كثير العبادة'' توفي٥٥٤ھ (سير أعلام النبلاء ج٢٠ص٣٤١).

(٢) قال الذهبي: ''الشيخ الامين، الثقة العالم المسند'' توفي٥١٦ھ (سير أعلام النبلاء ج١٩ص٣٨٦).

(٣) قال الخطيب البغدادي: ''وكان صدوقا دينا'' توفي٤٤٥ھ (تاريخ بغداد ج٦ص١٣٩، سير أعلام النبلاء ج١٧ص٦٠٦).

(٤) قال الخطيب البغدادي: ''وكان ثقة'' توفي٣٨٧ھ (تاريخ بغداد ج١٢ص٣٠).

(٥) قال الامام أبو الوليد الباجي: ''ثقة حافظ'' توفي٣٢٧ھ (سير أعلام النبلاء ج١٣ص٢٦٧).

(٦) قال الخطيب البغدادي: ''كان أحد الأئمة الحفاظ الاثبات'' توفي٢٧٧ھ (تاريخ بغداد ج٢ص٧٣، سير أعلام النبلاء ١٣ص٢٥٠).

(٧) قال ابن حجر العسقلاني: ''إمام حافظ ثقة مشهور'' توفي٢٦٤ھ (تقريب التهذيب ت٤٣١٦).

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اصول دین

أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم قال: سألت أبي وأبا زرعة رضي الله عنهما عن مذاهب أهل [السنة] في أصول الدين، وما أدركا عليه العلماء في جميع الأمصار، وما يعتقدان من ذلك، فقالا: أدركنا العلماء في جميع الأمصار حجازاً وعراقاً ومصراً وشاماً ويمناً، فكان من مذهبهم:

امام ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد (ابو حاتم الرازی) اور ابو زرعہ (الرازی) رحمہما اللہ سے اصول دین میں مذاہب اہل سنت کے بارے میں پوچھا اور (یہ کہ) انھوں نے تمام شہروں کے علماء کو کس (عقیدے) پر پایا ہے اور آپ دونوں کا کیا عقیدہ ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا ہم نے حجاز، عراق، مصر، شام اور یمن کے تمام شہروں میں علماء کو اس (درج ذیل) مذہب پر پایا:

Imam Abu Muhammad Abdul Rahman bin Abu Hatim Ar-Raazi Rahimahullah ne farmaya: Maine apne walid (Abu hatim ar raazi) aur Abu Zur'a (Ar-Raazi) Rahimahullah se usoole deen me mazahibe Ahle sunnat ke baare mein pucha aur (ye ke) inhone tamaam shehron ke ulama (A'imma) ko kis (Aqeedeh) par paya hai aur aap dono ka kya aqeedah hai?

To unhone jawab diya: hum ne hijaz , iraq, misar, shaam aur yaman ke tamaam shehron mein ulma ko is (darj zail) mazhab par paya:

(١) أن الإيمان قول وعمل، يزيد وينقص.

(1) بے شک ایمان قول و عمل (کا نام) ہے (اور یہ) زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے۔

(1) Beshak iman qaul wo amal (ka naam) hai (aur ye) zyada hota hai aur kam hota hai.

(٢) والقرآن كلام الله غير مخلوق بجميع جهاته.

(2) قرآن ہر لحاظ سے اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔

(2) Qu'ran har lehaz se Allah ka kalam hai, makhlooq nahi hai,

(٣) والقدر خيره وشره من الله [عزوجل].

(3) اچھی اور بری تقدیر، اللہ کی طرف سے ہے۔

(3) Achi aur buri taqdeer, Allah ki taraf se hai.

(٤) وخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر الصديق، ثم عمر بن الخطاب، ثم عثمان بن عفان، ثم علي بن أبي طالب رضي الله عنهم، وهم الخلفاء الراشدون المهديون.

(4) نبی (ﷺ) کے بعد اس امت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں، پھر عمر بن الخطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم، اور یہی خلفاء راشدین مہدیین ہیں۔

(4) Nabi (ﷺ) ke baad is ummat me sab se behtar Abu bakr siddiq hai, phir Umar bin khattab, phir Usman bin Affan, phir Ali bin abu Talib (Razi'Allahu anhum) aur yahi khulafa-e-Rashideen Mahdiyyeen hai.

(٥) وأن العشرة الذين سماهم رسول الله صلى الله عليه [وسلم] وشهد لهم بالجنة على ما شهد به، وقوله الحق.

(5) عشرہ (مبشرہ) جن کے بارے میں رسول اللہ (ﷺ) نے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے (ہمارے نزدیک) وہ جنتی ہیں اور آپ (ﷺ) کی بات حق ہے۔

(5) Ashrah (Mubasharah) jin ke baare mein Rasool'Allah (ﷺ) ne jannati hone ki gawahi di hai (hamare nazdeek) wo jannati hai aur Aap (ﷺ) ki baath haq hai.

(٦)والترحم على جميع أُصحاب محمد صلى الله عليه [وعلى آله] والكف عما شجر بينهم.

(6) محمد (ﷺ) کے تمام صحابہ کے بارے میں رحمت (اور رضی اللہ عنہم) کی دعا مانگنی چاہیے اور ان کے درمیان جو اختلافات تھے ان کے بارے میں سکوت کرنا چاہیے۔

(6) Muhammad (ﷺ) ke tamam sahaba ke baare mein Rahmat (aur Razi'Allahu Anhum) ki Dua Mangni chahiye aur inke darmiyan jo ekhtelafat the unke bare mein sukoot (khamoshi ekhtiyar) karna chahiye.

(٧) وأن الله عزوجل على عرشه بائن من خلقه، كما وصف نفسه في كتابه وعلى لسان رسوله [صلي الله عليه وسلم] بلا كيف، أحاط بكل شيءٍ علماً، ليس كمثله شيء وهو السميع البصير.

(7) اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بغیر (سوال) کیفیت (مستوی) ہے، اپنی مخلوق سے (بلحاظ ذات) جدا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اور رسول اللہ ﷺ کی زبان-

(مبارک پر) بیان فرمایا ہے، اس نے ہر چیز کو علم سے گھیر رکھا ہے، اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

(7) Allah ta'ala Apne Arsh par baghair (Sawal) Kaifiyat (Mustawi) hai, apni makhlooq se (ba lehaze zaat) juda hai jaisa ke usne apni kitab (Qura'n-e-Majeed) mein aur Rasool'Allah (ﷺ) ki zuban (Mubarak par) bayan farmaya hai. Us ne har cheez ko ilm se ghaer rakha hai, uski Misal koi cheez nahi aur wo sunne aur dekhne wala hai.

(٨) والله تبارك وتعالىٰ يرى في الآخرة ويراه أهل الجنة بأصار هم، كلامه كيف شاء وكما شاء.

(8) اللہ تعالیٰ آخرت میں نظر آئے گا، جنتی لوگ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے (اسی کا) کلام ہے جیسے چاہے اور جب چاہے۔

(8) Allah ta'ala Aakhirat mein nazar Aayega, Jannati log use apni Aankho se dekhenge (usi ka) kalam hai jaise chahe aur jab chahe.

(٩) والجنة [حق] والنار حق، وهما مخلوقتان [لا يفنيان أبدا]، فالجنة ثواب لأوليائه، والنار عقاب لأهل معصيته إلا من رحم.

(9) جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور یہ دونوں مخلوق ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی، اللہ کے دوستوں کے لئے جنت کا بدلہ ہے، اور اس کے نافرمانوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے سوائے ان کے جن پر وہ (اللہ) رحم فرمائے۔

(9) Jannat haq hai, Jahannum haq hai aur ye donon Allah ki makhlooq hai, kabhi fana Na hogi, Allah ke dosto ke liye Jannat ka badla hai aur uske Nafarmanon ke liye Jahannum ka Azab hai, Siwaye unke jin par wo (Allah) Rahem kare.

(١٠) والصراط حق. (10) (پل) صراط حق ہے۔

(10) (Pull) Sirath haq hai.

(١١) والميزان [الذي] له كفتان يوزن فيه أعمال العباد حسنها وسيئها حق.

(11) میزان (ترازو) کے دو پلڑے ہیں جن میں بندوں کے اچھے اور بُرے اعمال تولے جائیں گے۔

(11) Meezaan (Tarazu) ke do (2) pardle hai, jin me bandon ke Ache aur bure A'maal tole Jayenge.

(١٢) والحوض المكرم به نبينا صلي الله عليه [وسلم وعلي آله] حق، والشفاعة حق.

(12) نبی (ﷺ) کا حوض کوثر حق ہے، اور شفاعت حق ہے۔

(12) Nabi (ﷺ) ka Hauze Kausar Haq hai, aur shifa'at haq hai.

(١٣) وأن ناساً من أهل التوحيد يخرجون من النار بالشفاعة حق.

(13) اہل توحید (مسلمانوں) میں سے (بعض) لوگوں کا (آپ ﷺ کی) شفاعت کے ذریعے سے (جہنم کی) آگ سے نکلنا حق ہے۔

(13) Ahle Tauheed (Musalmano) mein se (ba'z) logo ka (Aap ﷺ ki) shifa'at ke zariye se (Jahannum ki) Aag se Nikalna Haq hai.

(١٤) وعذاب القبر حق. (14) عذاب قبر حق ہے۔

(14) Azab-e-Qabr Haq Hai.

(١٥)ومنكر ونكير [حق]. (15) منکر ونکیر (قبر میں سوال وجواب والے فرشتے) حق ہیں۔

(15) Munkir-o-Nakeer (Qabr mein sawal o Jawab wale Farishte) Haq hai.

(١٦) والكرام الكاتبون حق. (16) کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے) حق ہے۔

(16) Kiraman katibeen (A'maal Likhne wale Farishte) Haq Hai.

(١٧)والبعث من بعد الموت حق. (17) موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔

(17) Maut ke baad Dobara Zinda Hona Haq Hai.

(١٨)وأهل الكبائر فى مشيئة الله عزوجل، لا نكفر، أهل القبلة بذنوبهم، ونكل سرائرهم إلى الله عزوجل.

(18) کبیرہ گناہ کرنے والوں کا معاملہ اللہ کی مشیّت (اور ارادے) پر ہے (چاہے تو عذاب دے، چاہے تو بخش دے) ہم اہل قبلہ (مسلمان) کے گناہوں کی وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کرتے، ہم ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

(18) Kabeera Gunah karne walo ka maamla Allah ki Mashiyat (aur Iraade) par hai (chaahe toh Azaab de, chaahe toh Baqsh de) ham Ahle Qibla (Musalmaano) ke Gunahom ki wajah se inki takfeer nahi karte, ham inka ma'amla Allah ke supurd karte hai.

(١٩)ونقيم فرض الجهاد والحج مع أئمة المسلمين في كل دهر وزمان.

(19) ہر زمانے (اور علاقے) میں ہم مسلمان حکمرانوں کے ساتھ جہاد اور حج کی فرضیت پر عمل پیرا ہیں۔

(19) Har Zamane (aur Elaaqe) me hum musalman hukumrano ke saath Jihad aur Haj ki Farziyat par Amal paira hai.

(٢٠) ولا نرى الخروج على الأئمة ولا القتال في الفتنة.

(20) ہم (مسلمان) حکمرانوں کے خلاف بغاوت کے قائل نہیں ہیں اور نہ فتنے (کے دور) میں (ایک دوسرے سے) قتال کے قائل ہیں۔

(20) Ham (Musalman) hukumranon ke khilaaf baghawat ke qayel nahi hai aur Na Fitne (ke daur) me (Ek Dusre se) Khitaal ke Qayel hai.

(٢١) ونسمع ونطيع لمن ولاه (الله أمرنا) ولا ننزع يداً من طاعة.

(21) اللہ نے جسے ہمارا حاکم بنایا ہے، ہم اس کی سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور اطاعت سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے۔

(21) Allah ne jise hamara Haakim Banaya hai, Ham uski Sunte hai aur Ita'at Karte hai aur Ita'at se apna Haath nahi khinchte.

(٢٢) ونتبع السنة والجماعة، ونجتنب الشذوذ والخلاف والفرقة.

(22) ہم (اہل) سنت والجماعت (کے اجماع) کی پیروی کرتے ہیں اور شذوذ، اختلاف اور فرقہ بازی سے اجتناب کرتے ہیں۔

(22) Ham (Ahle) Sunnat Wal Jamat (ke Ijma) ki pairvi karte hai, aur shuzooz, Ikhtelaaf aur Firqa Baazi se Ijtenab karte hai.

(٢٣) وأن الجهاد ماضٍ منذ بعث الله [عزوجل] نبيه صلى الله عليه [وسلم] إلىٰ
قيام الساعة مع أولي الأمر من أئمة المسلمين، لا يبطله شيء.

(23)جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو (نبی و رسول بنا کر) مبعوث فرمایا ہے،
مسلمان حکمرانوں کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) جہاد جاری رہے گا۔ اسے کوئی چیز
باطل نہیں کرے گی (یعنی جہاد ہمیشہ جاری رہے گا)۔

(23) Jab se Allah Ta'ala ne apne Nabi (ﷺ) ko (Nabi wo Rasool bana kar) Mab'oos Farmaya hai, Musalman Hukumrano ke saath mil kar (Kafiro ke Khilaaf) Jihaad jaari rahega. Use koi cheez Baatil nahi karegi (yani Jihaad hamesha jaari rahega).

(٢٤) والحج كذلك. (24)اور یہی معاملہ حج کا (بھی) ہیں.

(24) Aur yahi Muamla Hajj ka (bhi) hai.

(٢٥) ودفع الصدقات من السوائم إلى أولي الأمر من [أئمة] المسلمين.

(25)مسلمان حکمرانوں کے پاس جانوروں (اور دیگر اموال) کے صدقات (زکوۃ، عشر) جمع
کرائے جائیں گے۔

(25) Musalman Hukmuranon ke paas Janwaron (aur deegar amwaal) ke sadakhat (Zakaat, A'shr) Jama karaye jayenge.

(٢٦) والناس مؤمنون في أحكامهم ومواريثهم، ولايدرى ما هم عند الله [عزوجل]
فمن قال: إنه مؤمن حقاً فهو مبتدع ومن قال: هو مؤمن عند الله فهو من
الكاذبين ومن قال: إني مؤمن بالله فهو مصيب.

(26)لوگ اپنے احکام اور وراثت میں مومن ہیں، اور اللہ کے ہاں ان کا کیا مقام ہے معلوم
نہیں، جو شخص اپنے بارے میں کہتا ہے کہ وہ یقیناً مومن ہے تو وہ شخص بدعتی ہے، اور جو شخص

یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کہ ہاں (بھی) مومن ہے تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے، اور جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کے ساتھ مومن (یعنی اللہ پر ایمان رکھتا) ہوں تو یہ شخص (صحیح) مصیب ہے۔

(26) Log apne ehkam aur Wirasat mein Momin hai aur Allah ke han unka kia Mukham hai Ma'loom nahi, Jo Shakhs apne baare mein kahta hai ke wo yaqeenan Momin hai toh wo Shakhs Bid'ati hai aur jo shakhs ye Dawa karta hai ke wo Allah ke han (bhi) momin hai toh aisa Shakhs jhuton mein se hai, Aur jo ye kehta hai ke mai Allah ke saath Momin (yaani Allah par Emaan Rakhta) hun toh ye Shakhs Musayyib (Saheeh) hai.

(٢٧) والمرجئة مبتدعة ضلال. (27) مرجئہ بدعتی گمراہ ہیں۔

(27) Murjiyah Bid'ati Gumrah hai.

(٢٨) والقدرية مبتدعة ضلال، ومن أنكر منهم أن الله [عزوجل] يعلم ما يكون قبل أن يكون فهو كافر.

(28) قدریہ (تقدیر کا انکار کرنے والے) بدعتی گمراہ ہیں اور ان میں سے جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ، کسی کام کے ہونے سے پہلے اس کا علم نہیں رکھتا تو ایسا شخص کافر ہے۔

(28) Qadriya (Taqdeer ka Inkaar karne waale) Bid'ati Gumrah hai aur inme se Jo Shakhs ye dawa kare ke Allah Ta'ala kisi kaam ke hone se pahle Uska ilm nahi rakhta toh aisa Shakhs Kafir hai.

(٢٩) وأن الجهمية كفار. (29) جہمیہ کفار ہیں۔

(29) Jahmiyah Kuffar hai.

(٣٠) و[أن] الرافضة رفضوا الإسلام. (30) رافضیوں نے اسلام چھوڑ دیا ہے۔

(30) Rafziyon Ne Islam Chodh diya hai.

(٣١) والخوارج مراق. (31) خوارج (دین سے) نکلے ہوئے ہیں۔

(31) Khawarij (Deen se) nikle hue hai.

(٣٢)ومن زعم أن القرآن مخلوق فهو كافر [بالله العظيم] كفراً ينقل عن الملة ومن شك في كفره ممن يفهم فهو كافر.

(32) جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے، ملت (اسلامیہ) سے خارج ہے، اور جو شخص سوجھ بوجھ (اور اقامت حجت) کے باوجود اس شخص کے کفر میں شک کرے تو وہ (بھی) کافر ہے۔

(32) Jo Shakhs ye Kahta hai ke Qura'n Makhlooq hai to wo Kafir hai, Millat (Islamia) se Kharij hai Aur jo Shakhs soojh bhoojh (Aqamate Hujjat) ke bawajood is Shakhs ke Kufr me Shak kare to wo (bhi) Kafir hai.

(٣٣) ومن شك في كلام الله [عزوجل] فوقف شاكاً فيه يقول: لاأدري مخلوق أو غير مخلوق فهو جهمي.

(33) جو شخص اللہ کے کلام کے بارے میں شک کرتے ہوئے توقف کرے اور کہے کہ مجھے پتا نہیں کہ مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو ایسا شخص جہمی ہے۔

(33) Jo Shakhs Allah ke Kalam ke Baare mein Shak karte hue tauqaf kare aur kahe ke mujhe pata nahi ke Makhlooq hai ya ghair Makhlooq to aisa Shakhs Jahmi (Bid'ati Gumrah) hai.

(٣٤)ومن وقف فى القرآن جاهلاً علم وبدع ولم يكفر.

(34) جو جاہل شخص قرآن کے بارے میں توقف کرے تو اسے سمجھایا جائے گا، اُسے بدعتی سمجھا جائے گا اور اُس کی تکفیر نہیں کی جائی گی۔

(34) Jo Jahil Shakhs Qura'n ke Baare me Tauqaf kare toh use Samjhaya jayega, ose Bid'ati Samjha jayega aur uski Takfeer nahi ki jayegi.

(٣٥) ومن قال لفظي بالقرآن مخلوق، أو القرآن بلفظي مخلوق فهو جهمي.

(35) جو شخص لفظی بالقرآن (میرے الفاظ جن سے میں قرآن پڑھتا ہوں) یا القرآن بلفظی مخلوق (قرآن میرے الفاظ کے ساتھ مخلوق) کہے تو وہ جہمی (گمراہ) ہے۔

(35) Jo Shakhs Lafzi Bil Qura'n (mere Alfaaz jin se main Qura'n padta hun) ya Al- Qura'n bi Lafzi Makhlooq (Qura'n Mere Alfaaz ke Saath Makhlooq) kahe toh wo Jehmi (Gumrah) hai.

[قال الشيخ أبو طالب: قال إبراهيم بن عمر: قال علي بن عبد العزيز] قال أبو محمد: وسمعت أبي رضي الله عنه يقول:

(٣٦) علامة أهل البدع: الوقيعة في أهل الأثر.

(36) ابو حاتم الرازی نے فرمایا: اہل بدعت کی یہ علامت ہے کہ وہ اہل اثر (اہل حدیث) پر حملہ کرتے ہیں۔

(36) Abu Hatim Raazi Ne Farmaya: Ahle bid'at ki ye A'lamat hai ke wo Ahle A'sr (Ahle Hadees) par Hamla karte hai.

(٣٧) وعلامة الزنادقة، تسميتهم أهل / الأثر حشوية، يريدون إبطال الآثار.

(37) زنادقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو حشویہ (ظاہر پرست فرقہ) کہتے ہیں، اس سے ان کا مقصود احادیث کا انکار ہے۔

(37) Zanadiqah (be deen, gumrah) ki A'lamat ye hai ke wo Ahle Hadees ko Hashwiya (Zahir parast firqa) Kehte hai, Isse inka Maqsood Ahadees ka inkar hai.

(٣٨) وعلامة الجهمية، تسميتهم أهل السنة مشبهة.

(38) جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہہ (یعنی: ایک گمراہ فرقہ جو خالق کو مخلوق سے تشبیہ دیتا ہے) کہتے ہیں۔

(38) Jahmiyah ki A'lamat ye hai ke wo Ahle Sunnat (Ahle Hadees) ko 'Mushbah' (yani Ek Gumrah Firqa jo Khaliq ko Makhlooq se Tashbeeh deta hai) Kehte hai.

(٣٩) وعلامة القدرية: تسميتهم اهل السنة مجبرة.

(39) قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مُجبِرہ (یعنی: وہ گمراہ فرقہ جس کا نظریہ ہے کہ انسان سے جو فعل صادر ہوتا ہے وہ اختیاری نہیں بلکہ وہ اس کے کرنے پر مجبور ہے) کہتے ہیں۔

(39) Qadriya (taqdeer ka inkar karne waalon) ki A'lamat ye hai ke wo Ahle Sunnat ko 'Mujbarrah' (yani wo gumrah firqa jis ka nazariya hai ke Insan se jo fa'il (Kaam) Sadir hota hai, wo ekhtiyari nahi balke wo iske karne par Majboor hai) Kehte hai.

(٤٠) وعلامة المرجئة: تسميتهم أهل السنة مخالفة ونقصانية.

(40) مرجئہ کی (ایک) علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مخالفہ اور نقصانیہ کہتے ہیں۔

(40) Murjiyah ki (Ek) A'lamat ye hai ke wo Ahle Sunnat (Ahlul hadees) ko 'Mukhalifah' aur 'Nukhsaniyah' Kehte hai.

(٤١) وعلامة الرافضية: تسميتهم أهل السنة ثانية.

(41) رافضہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو ثانیہ (نابتہ، ناصبیہ) کہتے ہیں۔

(41) Rafziyah ki A'lamat ye hai ke wo Ahle Sunnat ko Saniya (Nabeta,Nasbiyah (jo ek gumrah hai)) kehte hai.

(٤٢) [وظل هذا أمر عصبات معصيات]، ولا يلحق أهل السنة إلا اسم واحد ويستحيل أن يجمعهم هذه الأسامي.

(42) ان تمام (بُرے ناموں) کی بنیاد (بدعات) تعصب اور معصیت پر ہے، اہل سنت کا ایک ہی نام ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے بہت سے (خود ساختہ) نام اکٹھے ہو جائیں۔

(42) In Tamam (bure Namon) ki Bunyad (Bid'at) ta'ssub aur Ma'asiyyat par hai, Ahle Sunnat ka Ek hi Naam hai aur ye Mahaal hai ke inke Bahut se (khud Sakhta) Naam Ekkatte hojaye

(٤٣)حدثنا أبو محمد، قال: [و] سمعت أبي وأبا زرعة يهجران أهل الزيغ والبدع، ويغلظان رأيهما أشد تغليظ وينكران وضع الكتاب بالرأي بغير آثار، وينهيان عن مجالسة أهل الكلام وعن النظر في كتب المتكلمين، ويقولان: لا يفلح صاحب كلامٍ أبداً. [انتهي الرسالة].

(43) ابو حاتم اور ابو زرعہ دونوں گمراہوں اور بدعتیوں سے ہجر (بائیکاٹ) کرتے تھے اور ان کی (غلط) آراء کا شدید رد کرتے تھے، احادیث کے بغیر رائے والی کتابیں لکھنے کی پُر زور تردید کرتے تھے، اہل کلام (منطق و فلسفے والوں) کی مجلس اور متکلمین کی کتابیں دیکھنے سے منع

کرتے تھے اور کہتے کہ صاحب کلام کبھی فلاح نہیں پاتا (اِلا یہ کہ مرنے سے پہلے توبہ
کرلے)۔ رسالہ ختم شد۔

(43) (Imam) Abu Hatim aur (Imam) Abu Zur'a (Rahimahullahum) dono Gumrahon aur Bid'a'tiyon se hejr (boycott) karte the, aur unki (ghalat) aara ka Shadeed Radd karte the. Ahadees ke baghair Raay wali Kitabe likhne ki pur zoor tardeed karte the, Ahle Kalam (Mantiq wo falsafe walo) ki Majlis aur mutakallimeen ki kitabe Dekhne se (bhi) Mana karte the aur Kahte ke Sahibe Kalam kabhi Falah nahi pata (illa ye ke Marne se pehle Tauba karle). Risala mukammal huwa.

بسم الله الرحمن الرحيم

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ۔

(رجسٹرڈ نمبر: ۴۳۴/۲۰۱۶)۔

۳۶۸-۴-۲۲، اندرون کوٹلہ علی جاہ، چار مینار، حیدر آباد، تلنگانہ، ہند۔

(فون: ۹۹۰۸۶۰۲۵۳۵)

SUBAI JAMIAT-E-AHLE HADEES TELANGANA.

22-4-368, inside Kotla Ali Jah, Charminar,
Hyderabad, Telangana, INDIA.
(Phone: +91 9908602535)